ابتلا کے زمانہ اور سخت گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار

(خطبہ جمعہ فرمودہ16/اگست 1974ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

یہ ابتلاؤں کا زمانہ، دعاؤں کا زمانہ ہے اور سخت گھڑیوں ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت اور پیار کے اظہار کا لُطف آتا ہے۔ ہماری بڑی نسل کو بھی اور ہماری نوجوان نسل اور اطفال کو بھی، مردوزن ہر دو کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب مہدی کے ذریعہ غلبہ اسلام کا جو منصوبہ بنایا ہے اُسے دُنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے منصوبوں کو زمینی تدبیریں ناکام نہیں کیا کرتیں۔ پس غلبہ اسلام کا یہ منصوبہ تو انشاء اللہ پورا ہو کر رہے گا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے اسلام ساری دُنیا پر غالب آئے گا اور جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے نوعِ انسانی کے دل جماعت احمدیہ کی حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فتح کئے جائیں گے اور نوعِ انسانی کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں رب کریم کے قدموں میں جمع کر دیا جائے گا۔ یہ بشارتیں اور یہ خوشخبریاں تو انشاء اللہ پوری ہو کر رہیں گی۔ ایک ذرہ بھر بھی ان میں شک نہیں البتہ جس چیز میں شک کیا جا سکتا ہے اور جس کے نتیجہ میں ڈر پیدا ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے اس کمزور جماعت کے کندھوں پر ڈالی ہیں اپنی بساط کے مطابق وہ ذمہ داریاں ادا کی جا رہی ہیں یا نہیں؟

پس جماعت اپنے کام میں لگی رہے یعنی تدبیر کے ساتھ اور دُعاؤں کے ساتھ غلبہ اسلام کے جہاد میں خود کو مصروف رکھے اور خداتعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتی چلی جائے۔ وہ خدا جو ساری قدرتوں کا مالک اور جو اپنے امر پر غالب ہے۔ اُس نے جو کہا ہے وہ ضرور پورا ہو گا۔ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں میں ہماری کوششوں کو مقبولیت حاصل ہو اور غلبہ اسلام کے وعدے پورے ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

اس زمانہ میں بالخصوص ان ایام میں دُعاؤں پر بہت زوردینا چاہیئے۔ میں نے اجتماعی دُعا کی ایک تحریک کی تھی لیکن مختلف اطراف سے ملنے والی خبروں سے پتہ لگا ہے کہ بعض جگہ وہ ایک خشک بدعت کا رنگ اختیا کر گئی ہے۔

اس لئے میں آج سے اس طریق کو بند کرتا ہوں۔ اب نماز مغرب اور فجر کے بعد اجتماعی دُعائیں نہیں ہوں گی۔ مسجد مبارک میں تو میں نے مغرب کی نماز کے بعد ہدایت کر دی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات وہیں تک محدود رہی۔ دراصل اس قسم کی اجتماعی دُعا سے قبل حالات پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔ حالات کی نزاکت سے احباب جماعت کو آگاہ کرنا چاہیئے اور وہ بشارتیں بھی بتانی چاہئیں جو جماعت احمدیہ کو غلبہ اسلام کے لئے دی گئی ہیں۔ اس کے بعد اجتماعی دُعا ہونی چاہیئے۔ سلام پھیر کر یہ کہہ دینا کہ آؤ دُعا کر لیں یہ تو خشک دعا ہے اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بہتوں کو تو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ دُعا کس رنگ میں کرنی چاہیئے۔ یہ سمجھ بوجھ رکھنے والوں کا کام ہے کہ وہ دوسروں کو بتائیں کہ اس طرح دُعا کرنی چاہیئے لیکن چونکہ دوستوں کو اس کا طریق نہیں بتایا گیا اس لئے میں اسے بند کرتا ہوں۔ باقی رہا دُعا کرنا، وہ تو ظاہر ہے کہ ہم اب بھی کریں گے کیونکہ دُعا کے بغیر ہماری زندگی نہیں۔ ہم دُعائیں کریں گے اور بہت دُعائیں کریں گے لیکن مغرب اور فجر کی نماز کے بعد اجتماعی دُعا کی جو ہدایت کی گئی تھی اور اس کے مطابق جو دُعا ہوتی رہی ہے وہ میرے نزدیک خشک ہو چکی ہے اس لئے میں اسے بند کرتا ہوں لیکن چونکہ دُعا کے بغیر ایک احمدی کو زندگی میں کوئی لطف ہی نہیں ہے اس لئے احباب جماعت کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں۔ انفرادی طور پر دُعائیں کریں غلبہ اسلام کے لئے، انفرادی طور پر دُعائیں کریں ملک کی بہبود کے لئے۔ اس وقت ہمارے ملک کو بھی ہماری دُعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔ احباب اس طرح دعائیں کریں کہ جب ان کی انفرادی دُعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچیں تو ساری اکٹھی ہو کر اجتماعی دُعا بن جائیں اور خدا کرے کہ وہ قبول ہوں ا ور اس کے نتیجہ میں ہماری زندگی کا مقصد اور ہماری جماعت کی غرض پوری ہو یعنی اس زمانہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوں جو اس زمانہ کے متعلق کی گئی تھیں اور وہ لوگ جنہوں نے اسلام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ جو اسلام کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کر رہے اور جو اپنے خدا کو نہیں پہچانتے اور جو اپنے خدا سے دُور ہو چکے ہیں اور خداتعالیٰ کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں اور اس کی محبت سے لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی نعمت اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فیوض سے حصہ عطا فرمائے گا مثلاً کمیونسٹ ممالک ہیں۔ اُنہوں نے نعرہ یہ لگایا کہ وہ زمین سے خداتعالیٰ کے نام کو اور آسمان سے خداتعالیٰ کے وجود کو مٹا دیں گے لیکن جس وجود کو آسمانوں سے مٹانے کا وہ نعرہ لگا رہے ہیں، آسمانوں سے اُسی وجود نے ہمیں بتایا ہے کہ ریت کے ذرّوں کی طرح وہاں مسلمان نظر آئیں گے۔

پس یہ دونوں باتیں ایکسٹریم(Extreme) پر دلالت کرتی ہیں۔ ایک وہ جو اس منہ سے نکلی جس کو اس وقت دُنیوی طاقت حاصل ہے اور ایک وہ جو اس منبع سے نکلی جسے حقیقی طاقت حاصل ہے اور حکم اُسی کے پورے ہوا کرتے ہیں۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے انسان نے اسی کے حکم پورے ہوتے دیکھے ہیں۔ ہر مخلوق نے یہی دیکھا کہ حکم اسی کا چلتا ہے۔ پس جس ہستی کا دُنیا میں حکم چلتا ہے وہی کہتا ہے کہ میرے وجود کو آسمانوں سے مٹانے والے میرے وجود کی معرفت حاصل کریں گے اور تب اُن کے دل میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاانتہائی پیار پیدا ہو گا اور وہ یہ دیکھ کر خوشی محسوس کریں گے کہ اس پاک وجود کے ذریعہ انہوں نے اپنے رب کریم کو پایا جو تمام قدرتوں کا سرچشمہ اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کی بنائی ہوئی مخلوق میں مرضی اسی کی چلتی ہے کسی اور کی نہیں چلتی۔ اس لئے تم زمین والوں کو بولنے دو۔ ہو گا وہی جو آسمانوں نے فیصلہ کیا۔ ہو گا وہی جو ہمارے رب کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ کتنی زبردست پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو رہی ہیں۔ اتنی زبردست پیشگوئیاں ہیں کہ اگر ہم نے یہ سوچا ہوتا کہ اپنی طاقت یا اپنی کوشش یا اپنی دولت یا اپنے علم یا اپنے زور کے ساتھ ان پیشگوئیوں کو پورا کر لیں گے تو لوگ ہمیں پاگل کہتے اور وہ ہمیں پاگل کہنے میں حق بجانب ہوتے لیکن ہمارے رب کریم نے جو کچھ کہا اُسے سچا کر دکھایا۔ ہم نے تھوڑی سی طاقت خرچ کی اور ذرہ سا زور لگایا مگر اس کا نتیجہ خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اتنا زبردست نکال دیا کہ انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ہم ہر وقت سوچتے رہتے ہیں اور دُعائیں کرتے رہتے ہیں مگر ہمیں تو کوئی جوڑ، کوئی تعلق اپنی کوشش اور اس کا جو نتیجہ نکلا ہے اس میں نظر نہیں آتا۔

میں پہلے بھی بتاچکا ہوں کہ یورپ کے ممالک ہیں امریکہ ہے، جزائر ہیں۔ ان میں سے اکثر وہ علاقے ہیں جہاں لوگوں نے اسلامی تعلیم کا ایک دھندلا سا خاکہ بھی نہیں پایا۔ مخالفین اسلام نے اُن کے کان میں جو باتیں ڈالیں وہ جھوٹ اور افتراء تھا۔ یورپ میں اگرچہ نوجوان نسل عیسائیت کو چھوڑ چکی ہے لیکن اُن کے اذہان اُن افتراؤں سے پاک

نہیں ہوئے جو عیسائیوں نے اسلام کے خلاف باندھے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطہر ذات بابرکات پر تہمتیں لگائی تھیں۔ یہ افتراء اور یہ ناپاک الزامات ابھی تک اُن کے دماغ میں ”رڑک“ رہے ہیں۔

جب میں پچھلے سال مختصر سے دورے پر یورپ گیا تو دو جگہ مجھے یہ طعنہ ملا کہ آپ اسلام کی اتنی حسین تعلیم پیش کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ تو بتائیں کہ ہمارے ملک کے عوام تک آپ نے اس کے پہنچانے کا کیا انتظام کیا ہے؟ یہ طعنہ دینے والا عیسائی تھا یا دہریہ یہ تو میں نے نہیں پوچھا لیکن جہاں تک اس طعنے کا تعلق ہے یہ اتنا زبردست طعنہ تھا کہ اس نے میرے وجود کو ہلا کر رکھ دیا۔ چنانچہ میں نے اپنے مبلغین سے مشورہ کیا۔ میں نے کہا جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہے جتنی طاقت ہے اس کے مطابق کام کی ابتداء کر دیتے ہیں۔ میں نے مبلغین سے کہا کہ تم یہ اندازے لگاؤ کہ اگر تمہارے ملک کے ہر گھر میں ایک خط پہنچانا ہو جس میں صرف یہ لکھا ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے جس مہدی کا دُنیا انتظار کر رہی تھی وہ مہدی آگئے۔ جماعت احمدیہ اُن کی جماعت ہے او رمہدی یہ بشارتیں لے کر آئے ہیں کہ دُنیا میں انسانی شرف قائم کیا جائے گا اور انسانی دکھوں کو دور کیا جائے گا۔ غرض میں نے مبلغین سے کہا کہ اس قسم کا ایک مختصر سا مضمون لکھیں جو ایک خط پر مشتمل ہو اور اسے ہر گھر میں پہنچا دیں تاکہ کم از کم ہر گھر کے مکینوں کے کان میں یہ آواز پڑ جائے کہ مہدی آگئے۔ چنانچہ جب اس کام پر خرچ ہونے والی رقم کا اندازہ لگوایا گیا تو ایک چھوٹے سے ملک کا اندازہ سولہ لاکھ روپے تھا یعنی صرف ایک ملک کے ہر گھر تک یہ پیغام پہنچانے پر سولہ لاکھ روپے درکار تھے۔ ایک اور ملک کے مبلغ نے کہا کہ پندرہ بیس لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ پھر جب مجموعی اندازہ لگا لیا گیا تو معلوم ہوا کہ صرف اس قسم کے ایک خط کو دُنیا کے ہر گھر تک پہنچانے پر کئی ارب روپے کی ضرورت ہے اور یہ بھی کافی نہیں۔ پھر کچھ اور سوچا کیونکہ انسان اپنی طرف سے اپنی عقل و سمجھ کے مطابق تدبیر کرتا ہے چنانچہ کچھ اور تدبیریں ذہن میں آئیں اور پھر ہمارے ملک میں یہ حالات پیدا ہو گئے۔ ہمیں نہیں پتہ اور میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں کہ مجھے نہیں علم کہ کن فرشتوں نے کہاں کہاں جا کر تاریں کھینچیں کہ دُنیا کے ہر انسان نے بلکہ بعض دفعہ دن میں چار چار دفعہ مہدی معہود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا نام سنا۔ چند ارب روپے ایک خط پہنچانے پر خرچ ہوتے تھے مگر خدا نے ایسا سامان کر دیا کہ ایک دن میں چار چار پانچ پانچ بلکہ دس دس دفعہ مہدی علیہ السلام، اسلام اور جماعت احمدیہ کا نام لوگوں کے کانوں میں

پڑا۔ اخبارات روزانہ لکھ رہے تھے۔ ہمارے ہاں رواج نہیں لیکن بہت سے ملکوں میں اخبارات کے قد آدم پوسٹر چھپتے ہیں۔

ایک دوست جو چند دن کے لئے باہر گئے ہوئے تھے وہ جن جن ممالک میں گئے وہاں اُنہوں نے دیکھا کہ ہر صبح اخبارات کے پوسٹر پر جماعت احمدیہ کا ذکر ہوتا تھا۔ جب ہم ان دکھوں کو دیکھتے ہیں اور اُن تکالیف پر نظر ڈالتے ہیں جن میں سے اس وقت جماعت گزری ہے تو ہمیں دُکھ ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں مگر حقیقی احساس درد جس دل میں پیدا ہو جاتا ہے وہ اپنے بھائی کا شریک بن جاتا ہے۔ اسی لئے جب یہ حالات رونما ہوئے تو ساری جماعت ایک دوسرے کے دکھوں میں شریک ہو گئی لیکن جب میں نے یہ سوچا کہ اتنی سی قربانی لے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اربوں نہیں کھربوں روپے کا کام کر دیا تو میرا سر اس کے آستانے پر جھک گیا اور میں نے کہا اے میرے رب کریم! تیری نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ جیسا کہ تو نے خود قرآن کریم میں فرمایا ہے، انسان کی یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ ان کو گِن سکے۔ اس لئے جن نعمتوں کو انسان گن بھی نہیں سکتا اُن کا شکر کیسے ادا کرے گا۔ پس اے خدا! تیری جتنی بھی نعمتیں ہیں، اُن پر ہماری طرف سے شکریہ قبول کر۔ ہمیں اتنی زیادہ طاقت نہیں ہے کہ تیری نعمتوں ، تیرے فضلوں اور تیری رحمتوں کو ہم شمار میں بھی لا سکیں۔

ہمارے ملک کی اکثریت اور بہت بڑی اکثریت نہایت شریف ہے۔ وہ کسی کو دُکھ پہنچانے کے لئے تیار نہیں لیکن ملک ملک کی عادتیں ہوتی ہیں۔ کسی جگہ شریف آدمی مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور کسی جگہ شریف آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میری شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ خاموش رہوں۔ جن لوگوں نے یہاں تکلیف کے سامان پیدا کئے ہیں وہ دو چار ہزار یا پانچ دس ہزار سے زیادہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دُعا ہے کہ اُن کو بھی ہدایت نصیب ہو۔ ہمارے دل میں توکسی کی دشمنی نہیں ہے لیکن آج ملک کو بھی آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب جماعت جہاں غلبہ اسلام کے لئے دُعائیں کریں وہاں پاکستان جو ہمارا پیارا اور محبوب ملک ہے۔ اپنے اس وطن کے لئے بھی بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ! تو اپنے فضل سے پاکستان کو اُن تمام باتوں سے محفوظ رکھ جو اس کو کمزور کرنے والی ہیں یا جو اس کے استحکام میں روک بننے والی ہیں اور ہمیں وہ دن نصیب ہو کہ

ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ ہمارا ملک بھی ترقی یافتہ ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو اور وہ حقوقِ انسانی جو اسلام نے قائم کئے ہیں وہ اس ملک میں بسنے والے انسانوں کو ملنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

پس وہ اجتماعی دعا جس کا اعلان کیا گیا تھا وہ تو آج سے بند کی جاتی ہے مگر اس کے بدلہ میں انفرادی دعاؤں پر پہلے سے بھی زیادہ توجہ دیں اور پہلے سے بھی زیادہ تضرع کے ساتھ اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ اور پہلے سے بھی زیادہ چوکس ہو کر اور خداتعالیٰ کی طاقتوں کی معرفت رکھتے ہوئے اور اُن کو اپنے ذہن میں مستحضر کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے یہ دعا کریں کہ

”اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ“

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)